

امریکہ میں رمضان المبارک

انجم نعیم

اسلامک سوسائٹی آف نارٹھ امریکہ نے فقہہ کونسل
نارٹھ امریکہ اور اسلامک شوری کونسل آف نارٹھ امریکہ کے
معاونت سے ۲۳ دسمبر ۲۰۰۵ء کو غروب آفتاب کے بعد
چاند کو دیکھنے کا اعلان کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے
پورے امریکہ کی مسجدوں میں رمضان کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ بعض
مسجدوں میں ابھی پہلی نماز تراویح ختم نہیں ہوئی تھی کہ قصر صدارت
سے صدر مملکت نے اپنی اور اپنے اہل خاندان کی جانب سے بالعموم دنیا
کے تمام مسلمانوں اور بالخصوص مسلم سائنٹسٹ امریکہ کو اس مبارک مہینہ
کی آمد پر مبارکبادی کا پیغام بھیجا اور ان کے تئیں اپنی نیک خواہشات
اظہار کیں۔ اس کے بعد کئی طرح امریکہ میں بھی ۱۵ اکتوبر کو
رمضان

کیلی فورنیا کے
کلور سٹی کی
شاہ فہد مسجد۔



رمضان کے شروع ہوتے ہی امریکہ میں سب سے تیزی سے پھیلنے والے مذہب اسلام کے تقریباً ۷ ملین ماننے والوں کی اکثریت کی زندگی کے معمول میں ایک خاص قسم کی تبدیلی محسوس کی گئی۔ ابھی سورج اپنی منزل کے قریب پہنچا بھی نہیں ہے کہ کچھ لوگوں کو اپنے گھر پہنچ جانے کی بہت جلدی ہے۔ وہاں ان کے اہل خاندان نہایت اہتمام سے سجائے گئے دسترخوان پر افطار کے لئے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ مسجدوں کے سامنے تیزی سے کاروں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔ مسجدوں کی رونق میں نمازیوں کی کثرت نے اضافہ کر دیا ہے۔ کئی کئی لوگوں کی جانب سے افطار اور عشاء کے لئے اہتمام ہے۔ مسجدیں واشنگٹن کی ہون یا نیو یارک کی، ٹکساس کی یا لاس اینجلس کی، ڈیہن کی طرح سجائی گئی ہیں۔ ماحول ذرا مختلف ہو تو شناخت کا احساس کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے۔

حالات نے امریکی مسلمانوں کو اپنے فرائض کی یاد دہانی شدت سے کرائی ہے۔ اب وہ اپنے مخصوص تناظر میں ایک مشترکہ قدر کی تشکیل کی کوشش کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں امریکہ کے بعض علاقوں میں آئے طوفان باد و باران کی تباہی کے بعد جس طرح انہوں نے امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اس نے معاشرے میں ان کی اہمیت کا احساس دلایا ہے۔ رمضان کی ابتدا میں ہی واشنگٹن میں قائم امریکہ کے سب سے متحرک اسلامی ادارے، کونسل آف امریکن اسلامک ریلیشنز (کثیر) کے ترجمان ابراہیم ہو پر اعلان کرتے ہیں کہ اس سال ہم رمضان کو ماہ امداد و فلاح کے طور پر منائیں گے اور ہم ہمیشہ سے زیادہ راہ خدا میں خرچ کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ قدرتی آفات کی تباہیوں کے بعد شاید ہم سے سب سے بڑا مطالبہ یہی ہے۔ روزہ داروں سے زیادہ کون بہتر طور پر ان تباہ حال لوگوں کی پریشانیوں کو سمجھ سکتا ہے جن کو آفات نے کھلے آسمان کے نیچے یا رومد دگا رلا کر پہنچ دیا اور جو ایک ایک لقمہ کے لئے ترس رہے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ واقعی نائن ایون کے شرنے ایک خیر کی صورت پیدا کر دی ہے۔ ایک ایسا گروہ جو اپنے ہی ملک میں اجنبیوں کی طرح زندگی گزار رہا تھا، انہیں حالات نے حاشیے سے نکال کر سرخسوں میں لاکھڑا کیا ہے۔ مسلمانوں کے اندر اپنے وجود کا احساس پہلے سے زیادہ جاگا ہے اور وہ ملک کے دیگر شہریوں تک اسلامی طرز زندگی اور اس کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر طریقے سے پہنچانے کے مواقع تلاش کر رہے ہیں۔ رمضان کے اس مبارک مہینے سے بہتر اور کون سا موقع ہو سکتا ہے، کثیر نے امریکی مسلمانوں کو پیغام دیا ہے کہ وہ پورے ملک میں ’رمضان میں شریک ہو جائے‘ جیسے پروگرام کا انعقاد کریں اور اپنے غیر مسلم بھائیوں کو افطار کی مجلسوں میں شریک کر کے ان کو اپنی طرز زندگی اور اسلام کے اقدار کی صحیح تصویر دکھائیں۔ اس پیغام کا کافی اثر دیکھا گیا۔ بڑے پیمانے پر ایسی افطار پارٹیاں منعقد ہوئیں اور غیر مسلم شرکاء میں انگریزی ترجمہ والے قرآن تقسیم کئے گئے۔ پورے امریکہ میں یونیورسٹیوں میں مسلم طلباء نے کافی بڑی تعداد میں افطار



اوپر دائیں: صدر بش (دائیں) امام طلال عید (بائیں) کی تقریر سن رہے ہیں۔ افطار سے قبل امام طلال نے رمضان کے احکامات مختصراً پیش کئے۔ صدر کی جانب سے ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۵ بروز پیر، کو اس افطار عشاء کے اہتمام واثت ہاوس کے اسٹیٹ ڈائننگ روم میں کیا گیا تھا۔ اوپر: ہاوتھرون، کیلی فورنیا کی مسجد میں روزہ داروں نے زلزلے کی تباہیوں پر اللہ کی خاص مدد کے لئے عصر کی نماز کے بعد تلاوت قرآن کا اہتمام کیا اور دعائیں مانگیں۔ نیچے: نیویارک کے اسلامک کلچرل سینٹر میں اس رمضان کے پہلے افطار کا ایک منظر۔

پارٹیوں کا اہتمام کیا اور علاقے کے فوڈ بینک کے لئے فنڈ اکٹھا کئے۔ نیو یارک کے ہنگامہ مٹم کے ہنگامہ مٹم ہائی اسکول میں برصغیر کے طلباء، اوہیو کے کلیو لینڈ کے کیوٹیٹی کالج میں افریقی نژاد طلباء، ورجینیا کے فالس چرچ میں مرقش طلباء اور واشنگٹن میں مصری امریکن کلچرل ایسوسی ایشن کے کارکنوں نے برے پیمانے پر اپنے غیر مسلم ساتھیوں اور پڑوسیوں کے لئے افطار کا اہتمام کیا۔ اور یہ روایت ملک کے بیشتر شہروں میں قائم کی گئی۔ صدر مملکت کی جانب سے وائٹ ہاؤس میں پانچواں افطار عشاء یہ منعقد ہوا جس میں مسلم ممالک کے سفراء کے علاوہ ملک کے بیشتر قائدین نے شرکت کی۔ اس افطار میں صدر بش نے نہایت جذباتی انداز میں تقریر کی خاص طور پر کثیر نیا کی تباہیوں کے بعد مسلم تنظیموں کی جانب سے کی جانے والی امدادی سرگرمیوں پر ان کا تہہ دل سے شکر یہ ادا کیا۔

ینگ ویمنس کرسچین ایسوسی ایشن میں کام کرنے والی سوڈان نژاد امریکی، رشیدہ محمد کنتی ہیں کہ اسلامی ممالک میں رمضان کے جولوازمات اور رسوم ہیں ان کے بارے میں کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی لیکن امریکہ جیسے ملک میں ہمیں اپنے ساتھیوں اور پڑوسیوں کو نہ صرف معلومات مہیا کرانی پڑتی ہیں بلکہ انہیں ان کی تفصیلات سے بھی آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ اپنے عقیدے کو دوسروں تک پہنچانے کا جو یہ موقع اللہ نے ہمیں فراہم کیا ہے تو ہمیں اس کا پوری ایمانداری سے استعمال کرنا چاہئے۔ □